Allama Iqbal Open University AIOU BS Islamic Studies solved assignments no 1 Autumn 2025 Code 1965 Fiqh-ul-Quran-II

سوال نمبر *1:* اسلامی تعلیمات کی روشنی میں کسبِ معاش کی اہمیت، اس کی شرائط اور جائز و ناجائز ذرائع پر مفصل نوٹ لکھیں۔ تجارت سے متعلق احادیث اور فقہی اصول بھی بیان کریں۔

کسبِ معاش کا جامع مفہوم

اسلامی اصطلاح میں **کسبِ معاش** سے مراد وہ تمام جائز، حلال اور اخلاقی ذرائع ہیں جن کے ذریعے انسان اپنی اور اپنے زیرِ کفالت افراد کی زندگی کی

بنیادی ضروریات پوری کرتا ہے۔ اسلام میں رزق محض مادی ضرورت نہیں بلکہ ایک **اخلاقی، دینی اور سماجی ذمہ داری** ہے۔ مسلمان کے لیے ضروری ہے کہ وہ رزق کے حصول میں شریعت کے اصولوں، اخلاقی قدروں اور عدل و انصاف کی پابندی کرے۔ یوں کسبِ معاش عبادت کا درجہ اختیار کر لیتا ہے۔

اسلام میں محنت اور روزی کا تصور

اسلام انسان کو کاہلی، سستی اور دوسروں پر بوجھ بننے سے روکتا ہے اور محنت، جدوجہد اور خود انحصاری کی تعلیم دیتا ہے۔ اسلام رہبانیت اور دنیا سے کنارہ کشی کے بجائے **اعتدال** کا راستہ اختیار کرتا ہے، جس میں دنیاوی ضروریات پوری کرنا بھی عبادت شمار ہوتا ہے اگر نیت درست ہو۔

قرآنِ مجید کی روشنی میں کسبِ معاش کی اہمیت

محنت اور کوشش کی بنیاد

وَأَنْ لَيْسَ لِلْإِنسَانِ إِلَّا مَا سَعَىٰ

(النجم: 39)

یہ آیت واضح کرتی ہے کہ انسان کی کامیابی اس کی اپنی محنت اور جدوجہد سے وابستہ ہے۔

حلال اور پاکیزہ رزق

يَا أَيُّهَا النَّاسُ كُلُوا مِمَّا فِي الْأَرْضِ حَلَالًا طَيِّبًا

(البقرۃ: 168)

یہ آیت صرف کھانے پینے تک محدود نہیں بلکہ پورے معاشی نظام کے لیے اصول فراہم کرتی ہے۔

عبادت اور معاش کا توازن

فَإِذَا قُضِيَتِ الصَّلَاةُ فَانتَشِرُوا فِي الْأَرْضِ وَابْتَغُوا مِن فَضْلِ اللَّهِ

(الجمعہ: 10)

یہ آیت بتاتی ہے کہ نماز کے بعد دنیاوی محنت اور کسبِ معاش کی اجازت ہی نہیں بلکہ ترغیب بھی ہے۔

احادیثِ نبوی ﷺ میں کسبِ معاش کی فضیلت

ہاتھ کی کمائی کی فضیلت

"کسی نے اپنے ہاتھ کی کمائی سے بہتر کھانا نہیں کھایا۔"

(صحیح بخاری)

اہلِ خانہ کی کفالت عبادت

"اگر کوئی شخص اپنے اہل و عیال کے لیے محنت کرتا ہے تو وہ اللہ کی راہ میں ہے۔"

(طبرانی)

دیانت دار تاجر کا مقام

"سچا اور امانت دار تاجر قیامت کے دن انبیاء، صدیقین اور شہداء کے ساتھ ہوگا۔"

(ترمذی)

یہ احادیث ثابت کرتی ہیں کہ اسلام میں محنت، تجارت اور معاشی سرگرمیوں کو اعلیٰ روحانی مقام حاصل ہے۔

کسبِ معاش کی شرعی و اخلاقی شرائط

1. **حلال ذریعہ**

رزق کا ذریعہ قرآن و سنت کے مطابق حلال ہو، جیسے سود، جوا، رشوت اور دھوکہ شامل نہ ہو۔

2. **نیت کی اصلاح**

نیت اللہ کی رضا، خود کفالت اور اہلِ خانہ کی کفالت ہو، نہ کہ فخر، تکبر یا ظلم۔

3. **دیانت اور امانت**

کاروبار میں سچائی، وعدوں کی پابندی اور اعتماد کی حفاظت ضروری ہے۔

4. **عدل و انصاف**

ناپ تول میں کمی، ذخیرہ اندوزی اور استحصال ممنوع ہیں۔

5۔ دینی فرائض کی ادائیگی

کسبِ معاش نماز، روزہ اور دیگر عبادات میں رکاوٹ نہ بنے۔

جائز ذرائعِ معاش کی تفصیل

تجارت

خرید و فروخت، کاروبار، درآمد و برآمد بشرطیکہ سود، دھوکہ اور حرام اشیاء شامل نہ ہوں۔

زراعت

زمین کاشت کرنا، باغبانی اور مویشی پالنا نہایت بابرکت ذریعہ ہے۔

ملازمت

حلال اداروں میں دیانت داری سے کام کرنا جائز اور باعثِ اجر ہے۔

صنعت و حرفت

ہنر مندی، دستکاری، فنی مہارت اسلام میں پسندیدہ ہے۔

اجارہ

محنت یا اشیاء کو کرایہ پر دینا، جیسے مکان یا گاڑی۔

ناجائز ذرائعِ معاش کی وضاحت

سود (ربا)

قرآن نے سود کے خلاف سخت وعید بیان کی ہے اور اسے اللہ اور رسول ﷺ کے خلاف جنگ قرار دیا ہے۔

رشوت

نبی ﷺ نے رشوت دینے اور لینے دونوں پر لعنت فرمائی۔

جوا اور سٹہ

یہ بغیر محنت دولت حاصل کرنے کے ذرائع ہیں جو معاشرتی بگاڑ کا سبب بنتے ہیں۔

دھوکہ دہی

ناپ تول میں کمی، ملاوٹ، جھوٹا اشتہار اور جعل سازی۔

حرام اشیاء کی تجارت

شراب، منشیات، فحاشی اور ناجائز مواد کی تجارت۔

تجارت سے متعلق اہم احادیث

دیانت داری کی تاکید

"جس نے ہمیں دھوکہ دیا وہ ہم میں سے نہیں۔"

(مسلم)

انصاف کا حکم

"پورا ناپو اور وزن میں کمی نہ کرو۔"

(ترمذی)

سود کی حرمت

نبی ﷺ نے سود لینے، دینے، لکھنے اور اس پر گواہی دینے سب پر لعنت فرمائی۔

تجارت سے متعلق اہم فقہی اصول

اصل الاشیاء الاباحة

ہر چیز اصل میں حلال ہے جب تک اس کی حرمت ثابت نہ ہو۔

لا ضرر ولا ضرار

نہ خود نقصان اٹھاؤ اور نہ دوسروں کو نقصان پہنچاؤ۔

التراضی شرط فی البیع

خرید و فروخت فریقین کی باہمی رضا مندی سے ہو۔

الغرر ممنوع

غیر یقینی اور دھوکہ پر مبنی معاملات ناجائز ہیں۔

الربح بالضمان

نفع اسی کو حاصل ہوگا جو نقصان کا ذمہ دار ہو۔

کسبِ معاش کے معاشرتی اثرات

معاشی استحکام

حلال محنت سے فرد اور معاشرہ مضبوط ہوتا ہے۔

جرائم میں کمی

بے روزگاری اور غربت کم ہونے سے جرائم میں کمی آتی ہے۔

اخلاقی تربیت

دیانت، صبر اور ذمہ داری جیسے اوصاف فروغ پاتے ہیں۔

فلاحی معاشرہ

زکوٰۃ، صدقات اور خیرات کے ذریعے دولت کی منصفانہ تقسیم ممکن ہوتی ہے۔

اسلامی ریاست اور کسبِ معاش

اسلامی ریاست کی ذمہ داری ہے کہ:

- روزگار کے مواقع فراہم کرے
- سودی نظام کا خاتمہ کرے

- انصاف پر مبنی معاشی پالیسیاں بنائے
- کمزور طبقات کی کفالت کرے

خلاصۂ بحث

اسلام میں کسبِ معاش ایک ہمہ گیر تصور ہے جو ایمان، اخلاق اور سماج تینوں کو جوڑتا ہے۔ حلال کمائی عبادت ہے، جبکہ حرام کمائی فرد اور معاشرے دونوں کو تباہ کرتی ہے۔ قرآن، سنت اور فقہ نے تجارت اور معاشی سرگرمیوں کے واضح اصول دیے ہیں جن پر عمل کر کے ایک مسلمان نہ صرف دنیا میں کامیاب ہو سکتا ہے بلکہ آخرت میں بھی سرخرو ہو سکتا ہے۔

سوال نمبر 2: نکاح کے مقاصد، شرائط اور اہمیت پر تفصیلی تبصرہ کریں۔ قرآن و سنت کی روشنی میں نکاح کو عبادت کیوں کہا گیا ہے؟ نیز عصرِ حاضر میں نکاح کے عمل کو درپیش چیلنجز پر بھی روشنی ڈالیں۔

نکاح کا مفہوم اور اسلامی تصور

اسلامی اصطلاح میں **نکاح** ایک باقاعدہ شرعی معاہدہ *(Contract)* ہے جو مرد اور عورت کے درمیان باہمی رضامندی سے طے پاتا ہے، جس کے ذریعے ان کے درمیان ازدواجی تعلق حلال اور جائز ہو جاتا ہے۔ نکاح محض ایک سماجی رسم نہیں بلکہ ایک **دینی، اخلاقی اور معاشرتی ادارہ** ہے جو انسانی زندگی کے استحکام، نسلِ انسانی کے بقا اور معاشرے کی تطہیر کا ذریعہ بنتا ہے۔ اسلام نے نکاح کو نہایت آسان، باوقار اور بابرکت عمل قرار دیا ہے۔

نکاح کے بنیادی مقاصد

1. فطری خواہشات کی تکمیل

اللہ تعالیٰ نے انسان میں فطری خواہشات رکھی ہیں۔ نکاح ان خواہشات کی **جائز اور پاکیزہ تکمیل** کا ذریعہ ہے تاکہ انسان گناہ اور فحاشی سے محفوظ رہے۔

وَمِنْ آيَاتِهِ أَنْ خَلَقَ لَكُم مِّنْ أَنفُسِكُمْ أَزْوَاجًا لِّتَسْكُنُوا إِلَيْهَا

(الروم: 21)

یہ آیت واضح کرتی ہے کہ نکاح سکونِ قلب اور اطمینانِ نفس کا ذریعہ ہے۔

---

2. عفت و پاکدامنی کا تحفظ

نکاح انسان کو بدکاری، زنا اور اخلاقی بگاڑ سے بچاتا ہے۔ نبی کریم ﷺ نے نکاح کو نگاہ کی حفاظت اور شرمگاہ کی حفاظت کا مؤثر ذریعہ قرار دیا۔

---

3. نسلِ انسانی کی بقا

نکاح کے ذریعے پاکیزہ نسل کی پرورش ہوتی ہے، جس میں نسب محفوظ رہتا ہے اور معاشرہ اخلاقی طور پر مضبوط ہوتا ہے۔

---

4. خاندانی نظام کی تشکیل

نکاح خاندان کی بنیاد ہے، اور خاندان معاشرے کی اکائی *(Unit)* ہے۔ مضبوط خاندان مضبوط معاشرے کی ضمانت ہے۔

---

5. باہمی تعاون اور ذمہ داری

ازدواجی زندگی میں میاں بیوی ایک دوسرے کے لیے سہارا بنتے ہیں، ذمہ داریاں بانٹتے ہیں اور مشکل حالات میں ایک دوسرے کا ساتھ دیتے ہیں۔

نکاح کی شرعی شرائط

اسلام نے نکاح کو درست اور معتبر بنانے کے لیے چند بنیادی شرائط مقرر کی ہیں:

1. ایجاب و قبول

نکاح کے وقت ایک فریق کی طرف سے ایجاب (پیشکش) اور دوسرے کی طرف سے قبول (قبولیت) واضح الفاظ میں ہونا ضروری ہے۔

---

2. فریقین کی رضامندی

نکاح میں مرد اور عورت دونوں کی رضا شرط ہے۔ زبردستی کا نکاح شریعت میں معتبر نہیں۔

---

3. گواہوں کی موجودگی

کم از کم دو عاقل، بالغ مسلمان گواہوں کی موجودگی ضروری ہے تاکہ نکاح خفیہ نہ رہے۔

---

4. مہر

مہر عورت کا شرعی حق ہے جو مرد پر فرض ہے، خواہ کم ہو یا زیادہ۔

وَآتُوا النِّسَاءَ صَدُقَاتِهِنَّ نِحْلَةً

(النساء: 4)

---

5. نکاح کا اعلان

اسلام خفیہ نکاح کو ناپسند کرتا ہے اور اعلانِ نکاح کی ترغیب دیتا ہے تاکہ معاشرتی شفافیت قائم رہے۔

نکاح کی اہمیت قرآن و سنت کی روشنی میں

قرآن مجید میں نکاح کی تاکید

قرآن مجید میں متعدد مقامات پر نکاح کی ترغیب دی گئی ہے اور اسے اللہ کی نشانیوں میں سے قرار دیا گیا ہے۔

سنتِ نبوی ﷺ میں نکاح کی فضیلت

نبی کریم ﷺ نے فرمایا:

"النکاح من سنتی فمن رغب عن سنتی فلیس منی"

(ابن ماجہ)

یہ حدیث واضح کرتی ہے کہ نکاح رسول ﷺ کی سنت ہے اور اس سے اعراض کرنا ناپسندیدہ ہے۔

نکاح کو عبادت کیوں کہا گیا؟

اسلام میں ہر وہ عمل جو **نیک نیت، شریعت کے مطابق اور اللہ کی رضا کے لیے** کیا جائے عبادت شمار ہوتا ہے۔ نکاح کو عبادت قرار دینے کی وجوہات درج ذیل ہیں:

- نکاح کے ذریعے حرام سے بچاؤ
- نسلِ انسانی کی بقا
- بیوی بچوں کی کفالت
- اخلاقی پاکیزگی

- معاشرتی استحکام

یہ تمام امور اللہ کی رضا کے حصول کا ذریعہ بنتے ہیں، اس لیے نکاح عبادت ہے۔

نکاح کے انفرادی فوائد

- ذہنی سکون اور اطمینان
- جذباتی استحکام
- اخلاقی تحفظ
- ذمہ داری کا شعور
- شخصیت کی تکمیل

نکاح کے معاشرتی فوائد

- فحاشی اور بے راہ روی کا خاتمہ

- مضبوط خاندانی نظام
- جرائم میں کمی
- سماجی توازن
- معاشرتی امن

عصرِ حاضر میں نکاح کو درپیش چیلنجز

1. مہنگے جہیز اور شادی کی رسومات

غیر اسلامی رسومات، فضول اخراجات اور جہیز کی لعنت نے نکاح کو مشکل بنا دیا ہے۔

---

2. معاشی مسائل

بے روزگاری، مہنگائی اور مالی عدم استحکام نوجوانوں کو نکاح سے دور کر رہا ہے۔

---

3. تعلیم اور کیریئر میں تاخیر

اعلیٰ تعلیم اور کیریئر کے نام پر نکاح میں غیر ضروری تاخیر ایک بڑا مسئلہ بن چکی ہے۔

---

4. مغربی تہذیب کے اثرات

آزادانہ تعلقات، لِو اِن ریلیشن اور غیر شرعی رجحانات نے نکاح کی اہمیت کو کمزور کیا ہے۔

---

5. طلاق کی بڑھتی شرح

برداشت کی کمی، عدم ہم آہنگی اور خاندانی مداخلت ازدواجی زندگی کو متاثر کر رہی ہے۔

---

6. دینی شعور کی کمی

نکاح کو عبادت سمجھنے کے بجائے صرف رسم سمجھا جانے لگا ہے۔

موجودہ چیلنجز کا اسلامی حل

- نکاح کو آسان بنایا جائے
- سادہ شادیوں کو فروغ دیا جائے
- جہیز کے خلاف شعور اجاگر کیا جائے
- نوجوانوں میں دینی تربیت
- والدین کا مثبت کردار
- اسلامی تعلیمات کے مطابق ازدواجی زندگی کی رہنمائی

خلاصۂ کلام

نکاح اسلام کا ایک عظیم، مقدس اور بابرکت ادارہ ہے جو فرد، خاندان اور معاشرے کی اصلاح کا بنیادی ذریعہ ہے۔ قرآن و سنت نے نکاح کو عبادت قرار دے کر اس کی روحانی، اخلاقی اور سماجی حیثیت کو واضح کر دیا ہے۔ عصرِ حاضر کے چیلنجز کے باوجود اگر اسلامی تعلیمات کو اپنایا جائے تو نکاح نہ

صرف آسان بلکہ پُر سکون اور کامیاب بن سکتا ہے، اور یہی ایک صالح اور متوازن معاشرے کی بنیاد ہے۔

سوال نمبر *3:* خلع اور طلاق میں فرق واضح کریں۔ طلاقِ رجعی، بائن اور مغلظہ کی اقسام پر شرعی دلائل کے ساتھ تفصیلی نوٹ تحریر کریں۔ نیز طلاقِ مسنون اور بدعی کی وضاحت کریں۔

خلع کا مفہوم

لغوی معنی

خلع کے لغوی معنی ہیں **اتار دینا یا الگ کر دینا**۔ جیسے لباس اتار دینا۔

اصطلاحی معنی

شرعی اصطلاح میں **خلع** اس علیحدگی کو کہتے ہیں جو **عورت کی درخواست پر، اس کی طرف سے مالی معاوضہ دے کر، شوہر کی رضامندی سے** واقع ہوتی ہے۔ اس میں عورت نکاح ختم کروانے کے بدلے عموماً مہر یا اس کا کچھ حصہ واپس کرتی ہے۔

قرآنی دلیل

فَإِنْ خِفْتُمْ أَلَّا يُقِيمَا حُدُودَ اللَّهِ فَلَا جُنَاحَ عَلَيْهِمَا فِيمَا افْتَدَتْ بِهِ

(البقرہ: 229)

یہ آیت خلع کی مشروعیت پر واضح دلیل ہے۔

حدیث کی دلیل

حضرت ثابت بن قیسؓ کی بیوی نے رسول اللہ ﷺ سے خلع کی درخواست کی تو آپ ﷺ نے فرمایا:

"کیا تم اس کا باغ واپس کر دو گی؟"

انہوں نے کہا: ہاں

تو نبی ﷺ نے ثابتؓ کو خلع کا حکم دیا۔

(بخاری)

طلاق کا مفہوم

لغوی معنی

طلاق کے لغوی معنی ہیں **کھول دینا، چھوڑ دینا، آزاد کر دینا۔**

اصطلاحی معنی

شرعی اصطلاح میں **طلاق** اس عمل کو کہتے ہیں جس کے ذریعے شوہر مخصوص الفاظ کے ذریعے نکاح کو ختم کر دیتا ہے۔

خلع اور طلاق میں فرق

پہلو	خلع	طلاق
درخواست	عورت کی طرف سے	شوہر کی طرف سے
مالی معاملہ	عورت معاوضہ دیتی ہے	عموماً کوئی معاوضہ نہیں
اختیار	شوہر کی رضامندی ضروری	شوہر کو اختیار حاصل

نوعیت	طلاقِ بائن شمار ہوتی ہے	رجعی، بائن یا مغلظہ
عدت	حیض یا ایک حیض	مکمل عدت

طلاق کی اقسام

اسلامی فقہ میں طلاق کو مختلف اعتبارات سے تقسیم کیا گیا ہے۔

طلاقِ رجعی

تعریف

وہ طلاق جس کے بعد **عدت کے اندر شوہر کو رجوع کا حق حاصل ہوتا ہے،** طلاقِ رجعی کہلاتی ہے۔

شرائط

- پہلی یا دوسری طلاق ہو
- مہر کے بعد دخول ہو چکا ہو
- عدت ختم نہ ہوئی ہو

رجوع کا طریقہ

- زبانی رجوع: "میں نے رجوع کر لیا"
- عملی رجوع: بیوی سے ازدواجی تعلق

قرآنی دلیل

وَبُعُولَتُهُنَّ أَحَقُّ بِرَدِّهِنَّ فِي ذَٰلِكَ إِنْ أَرَادُوا إِصْلَاحًا

(البقرہ: 228)

طلاقِ بائن

تعریف

وہ طلاق جس کے بعد **نکاح فوراً ختم ہو جاتا ہے اور رجوع ممکن نہیں رہتا،** الا یہ کہ نیا نکاح کیا جائے۔

طلاقِ بائن کی اقسام

1. طلاقِ بائن صغریٰ

یہ وہ طلاق ہے جس میں:

- نکاح ختم ہو جاتا ہے
- دوبارہ نکاح **نئے مہر اور گواہوں کے ساتھ** ممکن ہے

مثالیں

- خلع
- دخول سے پہلے طلاق
- ایک طلاق کے بعد عدت ختم ہو جانا

قرآنی دلیل

فَإِنْ طَلَّقَهَا فَلَا تَحِلُّ لَهُ مِنْ بَعْدُ حَتَّىٰ تَنْكِحَ زَوْجًا غَيْرَهُ

(البقرہ: 230)

طلاقِ مغلظہ (بائن کبریٰ)

تعریف

وہ طلاق جس میں **تین طلاقیں مکمل ہو جائیں** اور عورت شوہر پر مکمل طور پر حرام ہو جاتی ہے۔

حکم

- رجوع حرام
- نیا نکاح بھی حرام
- حلالہ شرعی کے بغیر واپسی ناممکن

قرآنی دلیل

فَإِنْ طَلَّقَهَا فَلَا تَحِلُّ لَهُ مِنْ بَعْدُ حَتَّىٰ تَنْكِحَ زَوْجًا غَيْرَهُ

(البقرہ: 230)

حلالہ کا تصور

شرعی حلالہ

- عورت کسی دوسرے مرد سے **حقیقی نکاح** کرے
- ازدواجی تعلق قائم ہو

- وہ شوہر طلاق دے یا فوت ہو
- عدت مکمل ہو

ناجائز حلالہ

- پہلے سے منصوبہ بندی
- وقتی نکاح
- گناہ اور لعنت کا باعث

طلاقِ مسنون

تعریف

وہ طلاق جو **سنت کے مطابق، صحیح طریقے سے** دی جائے۔

طریقہ

- عورت طہر کی حالت میں ہو
- جماع نہ ہوا ہو
- ایک طلاق دی جائے

- عدت مکمل ہونے دی جائے

فائدے

- اصلاح کا موقع
- رجوع کی گنجائش
- خاندان کا تحفظ

حدیث

نبی ﷺ نے فرمایا:

"اللہ کے نزدیک سب سے ناپسندیدہ حلال چیز طلاق ہے"

(ابو داؤد)

طلاقِ بدعی

تعریف

وہ طلاق جو **سنت کے خلاف** دی جائے۔

صورتیں

- حیض میں طلاق
- ایک طہر میں تین طلاقیں
- ایک ہی مجلس میں تین طلاقیں

حکم

- گناہ
- فقہاء کے نزدیک واقع ہو جاتی ہے
- اصلاح کے دروازے بند ہو جاتے ہیں

حدیث

حضرت ابن عمرؓ نے حیض میں طلاق دی تو رسول اللہ ﷺ نے ناراضی کا اظہار فرمایا اور رجوع کا حکم دیا

(بخاری)

طلاق کے معاشرتی اثرات

مثبت (جب ضرورت ہو)

- ظلم سے نجات
- نفسیاتی سکون
- گناہ سے حفاظت

منفی (غلط استعمال میں)

- بچوں کی ذہنی تباہی
- خاندانی نظام کی تباہی
- معاشرتی عدم استحکام

اسلامی تعلیمات کی روشنی میں رہنمائی

- طلاق آخری حل ہے
- صبر و برداشت کو ترجیح
- مصالحت کی کوشش
- علماء سے رہنمائی

- جذبات میں فیصلہ نہ کرنا

خلاصۂ بحث

خلع اور طلاق دونوں اسلامی شریعت کے جائز طریقے ہیں مگر ان کا دائرہ، اختیار اور طریقہ مختلف ہے۔ طلاق کی مختلف اقسام (رجعی، بائن، مغلظہ) اسلام کے متوازن خاندانی نظام کو محفوظ رکھنے کے لیے مقرر کی گئی ہیں۔ طلاقِ مسنون اصلاح اور حکمت پر مبنی ہے جبکہ طلاقِ بدعی گناہ اور بگاڑ کا سبب بنتی ہے۔ اسلام نے طلاق کو ناگزیر حالات میں اجازت دی ہے مگر اس کے غلط استعمال سے سختی سے منع کیا ہے، تاکہ خاندان اور معاشرہ محفوظ رہ سکے۔

سوال نمبر *4:* اسلامی قانون میں خلع کے اصول، عورت کے حقوق، اور عدالتی عمل کی شرعی حیثیت پر تفصیل سے روشنی ڈالیے، ساتھ ہی فقہی مکاتبِ فکر کے مابین اختلافات کا خلاصہ بھی دیجیے۔

خلع کا تعارف اور بنیادی تصور

اسلام ایک جامع دین ہے جو انسانی زندگی کے ہر پہلو کو عدل، توازن اور رحمت کے ساتھ منظم کرتا ہے۔ نکاح کو اسلام میں ایک مقدس، مضبوط اور پائیدار معاہدہ قرار دیا گیا ہے، لیکن ساتھ ہی یہ حقیقت بھی تسلیم کی گئی ہے کہ بعض اوقات ازدواجی زندگی اس حد تک مشکل ہو جاتی ہے کہ اس کا جاری رہنا دونوں یا کسی ایک فریق کے لیے نقصان دہ ہو جاتا ہے۔ ایسی صورت میں شریعتِ اسلامیہ نے طلاق کے ساتھ ساتھ **خلع** کا دروازہ بھی کھولا ہے تاکہ عورت کو ظلم، جبر اور ناقابلِ برداشت ازدواجی حالات سے نجات مل سکے۔

خلع اسلامی قانون میں عورت کے حقِ علیحدگی کی ایک اہم شکل ہے، جو اس بات کا ثبوت ہے کہ اسلام عورت کو محض مجبور اور بے اختیار مخلوق نہیں سمجھتا بلکہ اسے عزت، وقار اور قانونی تحفظ فراہم کرتا ہے۔

خلع کا لغوی اور اصطلاحی مفہوم

لغوی مفہوم

عربی زبان میں **خلع** کے معنی ہیں:

اتار دینا، الگ کر دینا، یا کسی چیز کو اس کی جگہ سے ہٹا دینا۔

جیسے لباس کو بدن سے اتار دینا۔

اصطلاحی مفہوم

شرعی اصطلاح میں خلع اس علیحدگی کو کہتے ہیں جو **عورت کی درخواست پر، شوہر کی رضامندی سے، عورت کی طرف سے مالی معاوضہ دے کر** واقع ہوتی ہے۔ یہ معاوضہ عموماً مہر کی واپسی یا اس کا کچھ حصہ ہوتا ہے۔

خلع کی شرعی بنیاد

قرآنِ مجید سے دلیل

خلع کی واضح اجازت قرآنِ مجید میں موجود ہے:

"پھر اگر تمہیں اندیشہ ہو کہ وہ دونوں اللہ کی حدود قائم نہ رکھ سکیں گے تو ان دونوں پر اس میں کوئی گناہ نہیں جو عورت فدیہ دے کر چھوٹ حاصل کرے۔"

(سورۃ البقرہ: 229)

یہ آیت اس بات کی صریح دلیل ہے کہ اگر میاں بیوی کے درمیان ازدواجی تعلقات اللہ کی حدود میں برقرار نہ رہ سکیں تو عورت کو علیحدگی کا حق حاصل ہے۔

حدیثِ نبوی ﷺ سے دلیل

حضرت ثابت بن قیسؓ کی بیوی رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئیں اور عرض کیا کہ مجھے اپنے شوہر کے اخلاق یا دین پر اعتراض نہیں، لیکن میں ان کے ساتھ رہنا پسند نہیں کرتی۔

نبی کریم ﷺ نے فرمایا:

"کیا تم اس کا باغ واپس کر دو گی؟"

انہوں نے عرض کیا: جی ہاں

تو آپ ﷺ نے شوہر کو خلع قبول کرنے کا حکم دیا۔

(صحیح بخاری)

یہ حدیث خلع کے شرعی جواز اور عورت کے حقِ علیحدگی کی روشن دلیل ہے۔

اسلامی قانون میں خلع کے اصول

اسلامی قانون میں خلع چند بنیادی اصولوں پر قائم ہے:

1. ازدواجی زندگی کا ناقابلِ برداشت ہونا

خلع اسی صورت میں مشروع ہے جب عورت کے لیے شوہر کے ساتھ زندگی گزارنا دشوار ہو جائے، خواہ یہ دشواری اخلاقی ہو، نفسیاتی ہو یا مزاجی۔

2. عورت کی رضا

خلع عورت کی خواہش اور رضامندی سے ہوتا ہے، اس پر جبر نہیں کیا جا سکتا۔

3. مالی معاوضہ

اکثر صورتوں میں عورت شوہر کو مہر یا اس کا کچھ حصہ واپس کرتی ہے، تاہم حالات کے مطابق اس میں کمی بیشی ممکن ہے۔

4. شوہر کی رضامندی

روایتی فقہی تصور کے مطابق خلع کے لیے شوہر کی رضامندی شرط ہے، تاہم بعض فقہی آراء میں عدالتی مداخلت کے ذریعے شوہر کی رضامندی کے بغیر بھی خلع ممکن ہے۔

5. خلع طلاقِ بائن ہے

خلع کے بعد نکاح فوراً ختم ہو جاتا ہے اور رجوع ممکن نہیں رہتا، الا یہ کہ نیا نکاح کیا جائے۔

عورت کے حقوق خلع کے تناظر میں

اسلام نے عورت کو خلع کے ذریعے متعدد حقوق عطا کیے ہیں:

1. ظلم سے نجات کا حق

اگر شوہر ظلم، تشدد، بدسلوکی یا بے اعتنائی کا مرتکب ہو تو عورت خلع کے ذریعے نجات حاصل کر سکتی ہے۔

2. جذباتی اور نفسیاتی تحفظ

اسلام یہ تسلیم کرتا ہے کہ عورت کا جذباتی اور نفسیاتی سکون بھی اہم ہے، محض قانونی نکاح اس پر جبر کا ذریعہ نہیں بن سکتا۔

3. باعزت علیحدگی

خلع عورت کو یہ حق دیتا ہے کہ وہ عزت و وقار کے ساتھ ازدواجی رشتے سے نکل سکے۔

4. عدالتی سہولت

اگر شوہر خلع پر آمادہ نہ ہو تو عورت اسلامی عدالت یا قاضی سے رجوع کر سکتی ہے۔

5. بچوں کے مفاد کا تحفظ

خلع کے عمل میں بچوں کے حقوق اور ان کی کفالت کو بھی نظر انداز نہیں کیا جاتا۔

عدالتی خلع کی شرعی حیثیت

عدالتی خلع کا تصور

جب شوہر خلع دینے سے انکار کر دے اور عورت واضح طور پر ازدواجی زندگی سے عاجز ہو، تو عدالت یا قاضی شوہر کی رضامندی کے بغیر بھی نکاح ختم کر سکتا ہے۔ اسے **فسخِ نکاح** یا **عدالتی خلع** کہا جاتا ہے۔

شرعی بنیاد

عدالتی خلع کی بنیاد درج ذیل اصولوں پر ہے:

- ظلم کا ازالہ
- ضرر کو دور کرنا
- عدل و انصاف کا قیام

فقہی اصول

"الضرر یزال"

یعنی نقصان کو دور کیا جائے گا۔

پاکستان میں عدالتی خلع

پاکستانی قانون میں عورت کو عدالت کے ذریعے خلع کا حق دیا گیا ہے، جو اسلامی اصولوں کے مطابق ہے کیونکہ یہ ظلم اور مجبوری کی حالت میں عورت کی مدد کرتا ہے۔

فقہی مکاتبِ فکر کے درمیان اختلافات

فقہِ حنفی

- خلع ایک باہمی معاہدہ ہے
- شوہر کی رضامندی شرط ہے
- خلع طلاقِ بائن ہے
- معاوضہ عموماً مہر کے برابر یا کم زیادہ ہو سکتا ہے

فقہِ مالکی

- اگر عورت شدید تکلیف میں ہو تو قاضی شوہر کی رضامندی کے بغیر بھی خلع کروا سکتا ہے
- ظلم، تشدد اور نفرت کو خلع کی بنیاد مانا گیا ہے

فقہِ شافعی

- خلع کے لیے شوہر کی رضامندی ضروری ہے
- خلع ایک قسم کی طلاق ہے
- مالی معاوضہ لازم سمجھا جاتا ہے

فقہِ حنبلی

- عورت کی شدید ناپسندیدگی بھی خلع کی وجہ بن سکتی ہے
- قاضی کو مداخلت کا اختیار حاصل ہے
- شوہر کے انکار کی صورت میں عدالتی خلع ممکن ہے

فقہی اختلافات کا خلاصہ

مسئلہ	حنفی	مالکی	شافعی	حنبلی
شوہر کی رضامندی	ضرو ری	ضروری نہیں	ضرو ری	ضروری نہیں
عدالتی خلع	محدود	وسیع	محدو د	وسیع
معاوضہ	لازم	حالات کے مطابق	لازم	لازم یا معاف
خلع کی نوعیت	طلاق بائن	فسخ/طلاق	طلاق	طلاق/فسخ

خلع کے معاشرتی اثرات

مثبت اثرات

- عورت کو ظلم سے نجات

- نفسیاتی سکون
- باعزت زندگی کا امکان
- سماجی انصاف کا فروغ

منفی اثرات (غلط استعمال کی صورت میں)

- خاندانی نظام پر دباؤ
- بچوں پر نفسیاتی اثرات
- جذباتی فیصلے

اسلامی نقطۂ نظر سے اعتدال

اسلام خلع کو:

- آخری حل کے طور پر پیش کرتا ہے
- مصالحت کو ترجیح دیتا ہے
- جذباتی فیصلوں سے روکتا ہے
- عدل، رحم اور حکمت کا تقاضا کرتا ہے

خلاصۂ جامع

اسلامی قانون میں خلع عورت کے حقوق کا ایک روشن اور متوازن مظہر ہے۔ یہ عورت کو ازدواجی جبر سے نجات دیتا ہے اور ساتھ ہی خاندانی نظام کے تقدس کو بھی برقرار رکھتا ہے۔ قرآن و سنت کی روشنی میں خلع ایک جائز، منصفانہ اور رحمدلانہ راستہ ہے۔ فقہی مکاتبِ فکر کے اختلافات دراصل حالات اور مصلحت کے مختلف پہلوؤں کی عکاسی کرتے ہیں، مگر سب کا مقصد ظلم کا خاتمہ اور انسانی وقار کا تحفظ ہے۔ خلع کا درست اور محتاط استعمال ایک صحت مند، عادل اور باوقار معاشرے کی تشکیل میں اہم کردار ادا کرتا ہے۔

سوال نمبر 5: یمین، نذر اور کفارہ کے مفاہیم بیان کریں۔ قرآن و حدیث کی روشنی میں ان کے شرعی احکام، اقسام، اور کفارات کی تفصیل تحریر کریں۔

یمین (قسم) کا مفہوم اور شرعی حیثیت

لغوی معنی

یَمین کے لغوی معنی ہیں: دائیں ہاتھ کا استعمال یا کسی بات کی پختہ ضمانت دینا۔ عربی میں یمین کو **قسم** کے مترادف استعمال کیا جاتا ہے۔

اصطلاحی معنی

شرعی اصطلاح میں یمین سے مراد وہ قسم ہے جو کسی شخص کی بات کی صداقت یا کسی فعل کی انجام دہی کی ضمانت کے لیے لی جاتی ہے۔ یہ ایک قسم کا عہد یا قسمتی عزم ہے جو شرعی لحاظ سے بندہ اللہ کے حضور کرتا ہے۔

قرآن مجید میں یمین

اللہ تعالیٰ قرآن میں فرماتا ہے:

"اور جو لوگ اللہ کے نام پر قسم کھائیں اور پھر اپنی قسم کو پورا نہ کریں، تو ان کے لیے عذاب ہے۔"

(سورۃ النحل: 91)

یہ آیت قسم کی اہمیت اور اس کے خلاف ورزی پر سزا کو واضح کرتی ہے۔

اقسام یمین

1. **یمین مطلقہ (خالص قسم):**

   صرف اللہ کی قسم لے کر کسی بات کی تصدیق کرنا، جیسے "اللہ کی قسم میں سچ کہہ رہا ہوں۔"

2. **یمین مقیدہ:**

   کسی شرط یا مقصد کے ساتھ قسم لینا، جیسے "اللہ کی قسم، میں یہ کام پورا کروں گا۔"

3. **یمین غلیظہ:**

   شدید قسم، جس میں قسم کا مقصد شدید عزم یا حلف کی تصدیق ہوتا ہے۔

یمین کی خلاف ورزی پر کفارہ

اگر کوئی شخص قسم خلاف کرتا ہے تو اس کے لیے کفارہ لازم ہے:

- غریب کے لیے ایک مسکین کو کھانا دینا
- روزہ رکھنا
- کسی مستحق کو کھانا کھلانا

یہ کفارہ قرآن کی ہدایت کے مطابق ہے:

"اللہ نے تمہارے لیے کفارہ مقرر کیا ہے، کہ کوئی بھی اپنی قسم سے بچ جائے تو اس کا کفارہ ادا کرے۔" *(سورۃ المائدۃ: 89)*

نذر کا مفہوم اور اقسام

لغوی معنی

نذر کا مطلب ہے کسی کام یا قربانی کا وعدہ کرنا، جس کا تعلق اللہ تعالیٰ کی رضا سے ہو۔

اصطلاحی معنی

شرعی اصطلاح میں نذر وہ عہد یا وعدہ ہے جو انسان اللہ کی رضا کے لیے کرتا ہے کہ اگر اللہ کی کوئی دعا یا حاجت پوری ہوئی تو وہ کوئی مخصوص عمل یا صدقہ کرے گا۔

قرآن و حدیث میں نذر

قرآن میں فرمایا گیا:

"اور جو لوگ کسی نذر کے پابند ہوں تو اسے پورا کریں۔"

(سورۃ البقرہ: 203)

حدیث نبوی ﷺ میں آتا ہے:

"جو شخص نذر کرے اور اسے پورا نہ کرے، اس پر ناپسندیدہ گناہ ہوگا۔"

نذر کی اقسام

1. **نذر عبادی:** عبادت کی نذر، جیسے روزہ یا نماز کا وعدہ
2. **نذر مالی:** صدقہ یا فقراء و مساکین کے لیے مالی نذر
3. **نذر عملی:** کسی کام یا خدمت کی انجام دہی کا وعدہ

نذر کی خلاف ورزی

اگر نذر پورا نہ ہو تو کفارہ لازم ہے، جو نذر کے مطابق عمل سے بدلتا ہے، مثلاً:

- مالی نذر کی صورت میں وہ مال فقراء میں دینا
- عبادتی نذر کی صورت میں اس نذر کی جگہ کوئی اور عبادت ادا کرنا

کفارہ *(Expiation)* کا مفہوم

لغوی معنی

کفارہ کے لغوی معنی ہیں "کسی قصور یا گناہ کا تلافی کرنا"۔

اصطلاحی معنی

شرعی اصطلاح میں کفارہ وہ عمل ہے جو کسی قسم، نذر، یا گناہ کی خلاف ورزی پر انجام دیا جاتا ہے تاکہ گناہ معاف ہو اور اللہ کی رضا حاصل ہو۔

قرآن میں کفارہ

"اور جو شخص قسم کھائے اور پھر اسے پورا نہ کرے، تو اسے تین مسکینوں کو کھانا کھلانا یا روزے رکھنا واجب ہے، تاکہ اللہ تمہیں معاف

کرے۔"

(سورۃ المائدۃ: 89)

کفارے کی اقسام

1. **مالی کفارہ:**
   - مسکینوں کو کھانا کھلانا
   - فقراء و مساکین کو مال دینا
2. **عبادی کفارہ:**
   - تین روزے رکھنا
   - کسی عبادت یا نفل کی انجام دہی
3. **اجتماعی کفارہ:**
   - بعض صورتوں میں امت پر واجب
   - جیسے اجتماعی گناہ یا نذر کی خلاف ورزی

کفارہ ادا کرنے کے اصول

- کفارہ مستحق کو دیا جائے
- کفارہ وقت پر ادا کیا جائے

- نیت خالص اللہ کی رضا کے لیے ہونی چاہیے

یمین، نذر اور کفارہ میں فرق

پہلو	یمین	نذر	کفارہ
مفہوم	قسم دینا، وعدہ تصدیق	اللہ کے لیے وعدہ کرنا	خلاف ورزی کی تلافی کرنا
شرعی مقصد	صداقت اور عہد کی ضمانت	اللہ کی رضا حاصل کرنا	گناہ معاف کرانا، نقصان دور کرنا
مثال	"اللہ کی قسم میں سچ بول رہا ہوں"	"اگر میری حاجت پوری ہوئی تو فقراء کو صدقہ دوں گا"	قسم یا نذر کی خلاف ورزی پر مسکینوں کو کھانا کھلانا یا روزہ رکھنا

عملی اہمیت اور سماجی اثرات

1. **ایمان داری اور صداقت کی تعلیم**

یمین اور نذر انسان کو قول و فعل میں سچائی کا پابند بناتے ہیں۔

2. **اللہ کے سامنے ذمہ داری کا شعور**

انسان یہ سمجھتا ہے کہ ہر قسم، وعدہ یا نذر اللہ کے سامنے ہے، اس لیے یہ ذمہ داری اور تقویٰ پیدا کرتا ہے۔

3. **سماجی انصاف و خیرات**

کفارہ کے ذریعے مالی وسائل ضعیف اور مسکین لوگوں تک پہنچتے ہیں، جس سے سماجی مساوات اور بھلائی کو فروغ ملتا ہے۔

4. **اخلاقی تربیت**

یمین، نذر اور کفارہ انسانی اخلاق کی تربیت کرتے ہیں، قول، وعدہ اور عمل کو ضابطہ اخلاق میں ڈالتے ہیں۔

5. **معاشرتی روابط مضبوط کرنا**

نذر اور کفارہ کے ذریعے افراد ایک دوسرے کی مدد کرتے ہیں، خیرات اور تعاون کا رشتہ مضبوط ہوتا ہے۔

خلاصہ جامع

اسلامی شریعت میں **یمین، نذر اور کفارہ** ایک دوسرے سے مربوط تصورات ہیں جو ایمان، تقویٰ، عدل اور انسانی اخلاق کی مضبوطی کے لیے ہیں۔

- **یمین** انسان کی قسم اور قول کی سچائی کی ضمانت ہے۔
- **نذر** اللہ کی رضا کے لیے وعدہ اور عزم ہے۔
- **کفارہ** خلاف ورزی یا گناہ کی تلافی ہے تاکہ اللہ کی رضا حاصل ہو۔

قرآن و حدیث کی روشنی میں یہ اصول نہ صرف فرد کی اخلاقی اور روحانی تربیت کرتے ہیں بلکہ معاشرتی انصاف، خیرات اور سماجی ہم آہنگی کو بھی فروغ دیتے ہیں۔ کفارہ اور نذر کے نظام سے معاشرت میں تعاون، ذمہ داری اور انسانی ہمدردی کی تعلیم ملتی ہے، جبکہ یمین قول و فعل میں سچائی اور ایمان داری کی ضمانت فراہم کرتا ہے۔ اس طرح یمین، نذر اور کفارہ ایک متوازن اسلامی نظام کے اہم ستون ہیں جو فرد اور معاشرہ دونوں کے لیے رحمت اور ہدایت کا ذریعہ ہیں۔